ترجمان الحدیث

میرے دیرینہ دوست!

مولانا محمد یوسف انور

پچھلے دنوں میرے دیرینہ دوست قاری محمد رمضان مدرس جامعہ سلفیہ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے مرحوم طلبہ کو درس دینے اوران کی منزلیں سننے کے بعد اپنے کمرہ میں آرام کے لئے چلے گئے لیکن چند لمحات بعد اپنے خالق حقیقی کے حضور پہنچ گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) یہ ان کی مقبولیت تھی کہ جامعہ میں پڑھی گئی نماز جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں تمام طبقات سے متعلق لوگ شریک تھے قاری صاحب سے میرے کم وبیش چالیس سال سے مراسم تھے وہ بوریوالہ اپنے وطن سے قرات ودرس نظامی سے فراغت کے بعد چند سال خانیوال کی مرکزی مسجد اہلحدیث میں مدرس رہے اور نماز تراویح میں قرآن مجید بھی سنایا کرتے تھے جماعت کے چھوٹے بڑے سبھی احباب خانیوال ان سے مانوس اور وہ ان سے خوش تھے ان کی لحن داؤدی قرات کی شہر بھر میں دھوم تھی جہاں طلبائے قرآن حکیم نے ان سے قرآن مجید حفظ کیا وہاں بزرگوں نے جن میں مرد وخواتین سبھی شامل تھے۔سب ہی ان کی حسن قرات سے محظوظ ہوتے۔خانیوال میں میرے اعزہ واقارب کے سبب وہاں آنا جانا رہتا تھا ان موقعوں پر ان سے ملاقات لازم رہتی۔پھر وہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ کے لئے فراہمی چندہ کیلئے رمضان المبارک میں تشریف لاتے تو ہر سال فیصل آباد دو تین دن قیام کرتے۔جامعہ محمدیہ اوکاڑہ کی تعمیر نو کے دنوں اس دور کے امیر مرکزی جمعیت اور جامعہ محمدیہ کے مہتمم حضرت مولانا معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا محمد صدیق خطیب مرکزی جامع اہلحدیث امین پور بازار سے جامعہ کے مالی تعاون کے لئے کہا تو مولانا محمد صدیق نے عرض کیا کہ حضرت آپ! رمضان المبارک کا دوسرا جمعہ یہاں ارشاد فرمائیں ہم تعاون کریں گے چنانچہ مولانا علیہ الرحمہ نے خطبہ جمعہ دیا خطبہ میں سامعین نے اور خصوصی احباب میں سے صوفی احمد الدین مرحوم اور حاجی غلام محمد مرحوم نے مالی معاونت کی۔مولانا محمد صدیق نے مولانا لکھوی سے درخواست کی کہ آپ ہر رمضان المبارک کا دوسرا خطبہ جمعہ یہاں ارشاد فرمایا کریں۔جامعہ محمدیہ کے ساتھ

تعاون بھی رہے گا اور آپ کے ایک دوروز یہاں قیام سے لوگ آپ سے دعا وفیوض سے بھی مستفید ہوں گے چنانچہ برسوں مولانا لکھوی کا یہ پروگرام مولانا محمد صدیق کی زندگی میں بھی اور ان کے انتقال کے بعد بھی جاری رہا مولانا لکھوی ایک رات حاجی غلام محمد کے مکان پر اور ایک رات صوفی صاحب کے ہاں قیام فرماتے اسی دورانیہ میں قاری محمد رمضان فیصل آباد جامعہ سلفیہ میں تشریف لے آئے اور برسوں تدریسی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے اس جہان فانی سے خیر باد کہہ گئے۔

قاری محمد رمضان حفظ وقرات میں مہارت کے ساتھ ساتھ اچھے خطیب بھی تھے۔ مسجد الفردوس گلبرگ سی میں میری سفارش پر منتظمین مسجد نے قاری صاحب کو بطور خطیب مقرر کر دیا اور یہ سلسلہ خطابت بھی تادم آخر جاری رہا۔ قاری صاحب میں تدریسی اور خطابتی صفات بھی تھیں اور شہر بھر میں جماعتی احباب سے سے بھی ملاقات اور ان کی خوشیوں غمیوں میں شریک ہونا بھی ایک اعلیٰ وصف تھا جس کے سبب وہ ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ ماہ رمضان المبارک میں مختلف اضافی بستیوں اور کالونیوں میں جامعہ کے معاونین کے پاس باقاعدگی سے جاتے اور ان سے جامعہ کے لئے مالی تعاون حاصل کرتے۔ یقیناً ان کی وفات سے جامعہ کے فاضل اساتذہ میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ قاری صاحب سے میرے دیرینہ تعلقات جماعتی لحاظ سے بھی اور جامعہ سلفیہ کے ساتھ وابستگی کے لحاظ سے بھی دو آتشہ تھے بلکہ برسوں پیشتر جامعہ کے معاونین سے متعارف میں نے ہی نہیں کرایا۔ اور ایک مدت مدید تک ان کی ہمراہی میں ہر سال بڑی بڑی شہر کی مساجد میں رمضان المبارک میں جانا رہتا۔ جامعہ کے شعبہ حفظ میں ان کے علاوہ بھی مدرسین ہیں لیکن اس شعبہ کی نگرانی واخراجات کے آمد وخرچ وغیرہ انتظامی امور میں ان کا گہرا کردار تھا یہ سب دینی کام وہ بخوبی اور بخوشی انجام دیتے کوئی بھی انسان غلطیوں اور کوتاہیوں سے مبرا نہیں لیکن قاری صاحب علیہ الرحمہ اخلاق وکردار اور عادات واطوار کا اعلیٰ نمونہ تھے طبیعت میں سادگی لباس میں شائستگی اور کلام وبیان میں شگفتگی لئے ہوئے تھے۔ غرضیکہ "بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں دعا" ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ حسنات وخدمات دینیہ کو قبول ومنظور فرما کر جنت الفردوس میں مقام بریں عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان ولواحقین اور شاگردان رشید کو صبر وحوصلہ کی توفیق بخشے (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆......☆